پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

وزیر احمد

جامعہ ضیاء مدینہ ماہی والا لیہ

(قسط ۴)

بک پرنٹنگ کی ایک اہم عصری صورت آرڈر (استصناع) کی ہے۔

پرنٹنگ پریس سے بک چھپوانے کی متنوع صورتوں میں سے ایک اہم صورت ''استصناع''، ''آرڈر'' اور ''سائی'' کی ہے اور اس صورت کے تحت اگر کتاب چھپوانی ہو تو پھر پرنٹنگ پریس کے مالک اور کتاب چھاپنے کا آرڈر دینے والے پر ''عقدِ استصناع'' کے تقاضوں کی تکمیل ضروری ہے۔

استصناع کی تعریف۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے استصناع یعنی آرڈر پر اشیاء تیار کروانے کی تعریف لکھتے ہیں:
وَأَمَّا شَرْعًا فَهُوَ طَلَبُ الْعَمَلِ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ خَاصٍّ عَلٰى وَجْهٍ مَخْصُوْصٍ استصناع کا شرعی معنی ''کاریگر کو کوئی مختص چیز مخصوص طریقے کے مطابق بنانے کا کہنا'' (فتاویٰ شامی، ۴/ ۲۳۶، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

عصر حاضر میں غیر عربی لوگ ''استصناع'' کی جگہ ''سائی'' اور ''آرڈر'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور بہت سارے ایسے مقامات پر بھی ان کلمات سے تلفظ کیا جاتا ہے جہاں پر ''استصناع'' کا شرعی معنی مراد نہیں ہوتا، البتہ جہاں ''عقد استصناع'' کی شرائط کی رعایت کی جائے تو وہاں ''عقد استصناع'' ہوگا اور بیشتر اہل علم عجمی ہونے کے باوجود صراحتاً ''عقد استصناع'' کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

کیا آرڈر باہم وعدہ ہے یا عقد؟

کسی میکر سے کوئی چیز بنوانے کی صورت میں جو متعاقدین کے درمیان معاملہ طے ہوگا اس سے متعلق مفتیٰ بہ قول! ائمہ کرام کا یہی ہے کہ آرڈر اور سائی پر اشیاء بنوانا صانع اور مستصنع کے مابین عقد بیع ہے

جسے عقد استصناع سے تعبیر کیا جاتا ہے اور بعض کا قول یہ بھی ہے کہ آرڈر پر کام کرانا عقد نہیں بلکہ دونوں کے درمیان وعدہ ہے، چنانچہ اس پر تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اِخْتَلَفُوافِی کَوْنِہٖ مُوَاعَدَۃً أَوْمُعَاقَدَۃً فَالْحَاکِمُ الشَّھِیْدُوَالصَّفَّارُوَمُحَمَّدُبْنُ سَلْمَۃَ وَصَاحِبُ الْمَنْشُورِمُوَاعَدَۃً وَاِنَّمَایَنْعَقِدُعِنْدَالْفَرَاغِ بِالتَّعَاطِی وَلِھٰذَاکَانَ لِلصَّانِعِ أَن لَّایَعْمَلَ وَلَایُجْبَرُعَلَیْہِ بِخِلَافِ السَّلَمِ وَلِلْمُسْتَصْنِعِ أَن لَّایَقْبَلَ مَایَأْتِیْ بِہٖ وَیَرْجِعُ عَنْہُ وَالصَّحِیْحُ مِنَ الْمَذْھَبِ جَوَازُہٗ بَیْعًالِأَنَّ مُحَمَّدًاذَکَرَفِیْہِ الْقِیَاسَ وَالْاِسْتِحْسَانَ وَھُمَالَایَجْرِیَانِ فِی الْمُوَاعَدَۃِ،وَلِأَنَّ جَوَازَہٗ فِیْمَافِیْہِ تَعَامُلٌ خَاصَّۃً وَلَوْکَانَ مُوَاعَدَۃً لَجَازَفِی الْکُلِّ وَسَمَّاہُ أَیْضًاشِرَاءً فَقَالَ اِذَارَآہُ الْمُسْتَصْنِعُ فَلَہُ الْخِیَارُلِأَنَّہٗ اشْتَرٰی مَالَمْ یَرَہُ وَلِأَنَّ الصَّانِعَ یَمْلِکُ الدَّرَاھِمَ بِقَبْضِھَاوَلَوْکَانَتْ مُوَاعَدَۃً لَمْ یَمْلِکْھَا

علماء کا استصناع (آرڈر) سے متعلق اس بات میں اختلاف ہے کہ آرڈر باہم وعدہ ہے یا عقد، پس حاکم شہید، صفار، محمد بن سلمہ وصاحب منشور کے نزدیک (آرڈر دینے اور لینے والے کے مابین) وعدہ ہے اور مصنوعہ سے فراغت اور اس کے دینے کے وقت منعقد ہوگا، اسی بنا پر کام کا آرڈر لینے والے کے لئے جائز ہے کہ (اگر وہ چاہے تو) کام نہ کرے اور نہ ہی اسے کام پر مجبور کیا جائے گا، بخلاف سلم کے اور آرڈر دینے والے کے لئے یہ جائز ہے کہ مصنوعہ نہ لے، بلکہ آرڈر دینے والے سے (جو اسے دیا ہے) واپس لے لے، اور صحیح بات یہ ہے کہ آرڈر کا جواز! بطریق بیع ہے اور (اس پر دلیل یہ ہے) کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں قیاس اور استحسان کا ذکر کیا ہے اور یہ دونوں باہم وعدہ میں نہیں ہوتے اور (اس کی دلیل کہ ان کا اجرا وعدہ میں نہیں یہ ہے) کہ آرڈر فقط ان اشیاء میں جائز ہے جن میں تعامل ہے، اگر آرڈر وعدہ ہوتا تو پھر کل (اشیاء) میں جائز ہوتا، نیز اسے ''شراء'' کا نام بھی دیا گیا ہے (اس نام سے بھی واضح یہی ہے کہ استصناع! عقد ہے، محض وعدہ نہیں) جب آرڈر دینے والا تیار شدہ مال دیکھے گا تو اسے خیار حاصل ہوگا، کیونکہ اس نے ایسی چیز خریدی ہے جو دیکھی نہیں (اس پر ایک اور دلچسپ دلیل یہ ہے) کہ میکر دراہم پر قبضہ کرنے کی صورت میں ان کا مالک ہوجائے گا، اگر استصناع وعدہ ہوتا تو وہ ان کا مالک نہ ہوتا۔ (بحر الرائق، ۶/۲۸۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

☆اعلم انك لست الوحید فی البلاء فما سلم من الھم احد ومانجا من الشدۃ بشر.☆

هُوَ بَيْعٌ عِنْدَعَامَّةِ مَشَايِخِنَا،وَقَالَ بَعْضُهُمْ:هُوَ عِدَّةٌ وَلَيْسَ بِسَدِيْدٍ،لِاَنَّ مُحَمَّدًا ذَكَرَ الْقِيَاسَ وَالْاِسْتِحْسَانَ فِيْ جَوَازِهٖ.وَذِكْرُالْقِيَاسِ وَالْاِسْتِحْسَانِ لَا يَلِيْقُ بِالْعِدَّاتِ،وَكَذَاثَبَتَ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ لِلْمُسْتَصْنِعِ وَاِنَّهٗ خَصَائِصُ الْبُيُوْعِ وَكَذَا مِنْ شَرْطِ جَوَازِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْمَالِلنَّاسِ فِيْهِ تَعَامُلٌ وَالْعِدَّاتُ لَا يَتَقَيَّدُ جَوَازُهَابِهٰذِهِ الشَّرَائِطِ فَدَلَّ اَنَّ جَوَازَهٗ جَوَازُ الْبِيَاعَاتِ لَا جَوَازُالْعِدَّاتِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ.

آرڈر عامہ مشائخ کے نزدیک بیع ہے اور بعض نے کہا وعدہ ہے، مگر یہ درست نہیں، کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز میں قیاس اور استحسان ذکر کیا ہے، اور ان دونوں کا وعدوں میں ذکر کرنا مناسب نہیں، نیز خرید وفروخت کے خصائص سے یہ بات تعلق رکھتی ہے کہ مستصنع کو خیار رؤیت حاصل ہے، اور آرڈر کے جواز کی شرائط سے یہ بھی ہے جن اشیاء میں تعامل ہے، ان میں آرڈر کا جواز ہے، اور وعدہ کا جواز ان شرائط سے مقید نہیں، لہذا یہ امر واضح ہے کہ آرڈر کا جواز بطور بیع کے ہے، بطریق وعدہ کے نہیں۔ (بدائع الصنائع: ۴؍۴۴۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مستصنع کے مصنوعات میں خیار رؤیت کے مسئلہ میں تفصیل اس عنوان کے ذیل میں ملاحظہ کیجئے ''کیا بک کی چھپائی کے بعد آرڈر دینے والے کو خیار رؤیت ہوگا؟'' قسط چہارم میں اس پر تفصیل آئے گی۔

سائی پر اشیاء بنوانے سے متعلق مجوزین کے دلائل۔

''عقد استصناع'' سے متعلق جواز کا قول ہے اور جب جواز ہے تو اس کی صحت سے متعلق جو شرائط ہیں اگر انہیں ''بک پرنٹنگ'' میں ملحوظ رکھا جائے، تو پھر کتابوں کی چھپائی کا امر ''عقد استصناع'' کی صورت میں بھی درست ہونا چاہئے، چنانچہ ''عقد استصناع'' کے جواز اور صحت پر فقہاء احناف کے دلائل اور اقوال ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

چونکہ آرڈر کی صورت میں معدوم اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے اور معدوم اشیاء کی بیع ممنوع ہے البتہ اس ممانعت سے ''استصناع'' کو استثناء حاصل ہے جیسا کہ ''بیع سلم'' میں جواز ہے۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ:وَاِنِ اسْتَصْنَعَ شَيْئًامِنْ ذٰلِكَ بِغَيْرِ اَجَلٍ جَازَ اِسْتِحْسَانًالِلْاِجْمَاعِ الثَّابِتِ بِالتَّعَامُلِ

وَفِی الْقِیَاسِ لَا یَجُوزُ لِاَنَّہٗ بَیْعُ الْمَعْدُومِ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ یَجُوزُ بَیْعًا لَا عِدَۃً وَالْمَعْدُومُ قَدْ یُعْتَبَرُ مَوْجُودًا حُکْمًا

اگر ذکر کردہ اشیاء بغیر وعدہ کے آرڈر پر بنوائیں تو اس اجماع کی وجہ سے جو تعامل الناس سے ثابت ہے استحساناً جائز ہے، البتہ قیاس کی رو سے سائی پر اشیاء بنوانے میں عدام جواز ہے، کیونکہ معدوم کی بیع ہے اور درست یہ ہے کہ استصناع بطریق بیع کے جائز ہے، نہ کہ وعدہ کے لحاظ سے اور معدوم کو بھی حکماً موجود کا درجہ دیا جاتا ہے۔ (ہدایہ: ۱۰۶/۳، مکتبہ رحمانیہ لاھور)

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فَالْقِیَاسُ یَابٰی جَوَازَ الْاِسْتِصْنَاعِ لِاَنَّہٗ بَیْعُ الْمَعْدُومِ کَالسَّلَمِ بَلْ ھُوَ اَبْعَدُ جَوَازًا مِنَ السَّلَمِ ،لِاَنَّ الْمُسْلَمَ فِیْہِ تَحْتَمِلُہُ الذِّمَّۃُ لِاَنَّہٗ دَیْنٌ حَقِیْقَۃً وَالْمُسْتَصْنَعُ عَیْنٌ تُوجَدُ فِی الثَّانِیْ وَالْاَعْیَانُ لَا تَحْتَمِلُھَا الذِّمَّۃُ فَکَانَ جَوَازُ ھٰذَا الْعَقْدِ اَبْعَدَ عَنِ الْقِیَاسِ عَنِ السَّلَمِ.وَفِی الْاِسْتِحْسَانِ :جَازَ لِاَنَّ النَّاسَ تَعَامَلُوْہُ فِیْ سَائِرِ الْاَعْصَارِ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرٍ فَکَانَ اِجْمَاعًا مِنْھُمْ عَلَی الْجَوَازِ فَیُتْرَکُ الْقِیَاسُ ،

پس قیاس! سائی پر اشیاء بنوانے کے جواز کا انکار کرتا ہے، کیونکہ ''عقد سلم'' کی طرح وہ معدوم کی بیع ہے بلکہ سلم کی نسبت وہ جواز سے بہت بعید ہے اس لئے کہ ''مسلم فیہ'' اس کے ذمہ ہونے کا احتمال رکھتی ہے، کیونکہ وہ حقیقۃً قرض ہے اور اشیاء مستصنعات ایسی عین ہیں جو وقت ثانی میں پائی جاتی ہیں، حالانکہ اعیان کسی کے ذمہ میں ہونے کا احتمال نہیں رکھتیں، لہذا عقد استصناع کا جواز سلم کے جواز کی نسبت سے بہت دور ہے، مگر استحساناً جائز ہے ، کیونکہ لوگوں کا تمام زمانوں میں بلا نکیر اس پر تعامل رہا ہے، اور یہ ان کا جواز پر اجماع ہے، لہذا قیاس (تعامل کے مقابلہ میں) ترک کیا جائے گا۔ (بدائع الصنائع: ۴/۴۴۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرائطِ صحت آرڈر

''عقدِ استصناع''، سائی اور آرڈر کی صورت میں کتاب چھپوانے کے امر میں صحت ''عقدِ استصناع'' کی شرائط کالحاظ ضروری ہے، ورنہ بک چھپوانے کا معاملہ فاسد ہوگا اور اس صورت میں کمایا ہوا مال پرنٹنگ پریس کے مالک کے لئے حلال نہیں ہوگا، بلکہ ایسا عقد بک چھپوانے

سے قبل ختم کرنا ضروری ہے، چنانچہ سائی اور آرڈر پر کتاب چھپوانے کی صورت میں اس کے جواز کی فقہاء نے تین شرطیں بیان کی ہیں اوران شرائط کا لحاظ ضروری ہے۔

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اِشْتَرَاطَ الْحَنَفِيَّةُ لِجَوَازِ الْإِسْتِصْنَاعِ شُرُوطًا ثَلٰثَةً إِذَافَاتَتْ أَوْفَاتَ وَاحِدٌمِنْهُمَافَسَدَ الْعَقْدُ،وَكَانَ لَهُ حُكْمُ الْبَيْعِ الْفَاسِدِ الَّذِىْ يَنْقُلُ الْمِلْكِيَّةُ بِالْقَبْضِ مِلْكًاخَبِيْثًالَايُجِيْزُ الْإِنْتِفَاعُ بِهِ وَلَاالْإِسْتِعْمَالُ،وَيَجِبُ إِزَالَةُ سَبَبِ الْفَسَادِاِحْتِرَامًالِنِظَامِ الشَّرْعِ.

احناف نے جوازاستصناع کو تین شرائط سے مشروط کیا ہے، جب تینوں شرائط ، یاان میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے تو عقد فاسد ہوجائے گا، اوراس کا حکم بیع فاسدوالا ہوگا کہ قبضہ سے ملکیت ملک حرام ہوگی اوراس سے نفع اٹھانااوراستعمال بھی جائز نہیں ہوگا، نظام شرع کے احترام کی خاطر فساد کے سبب کوزائل کرناواجب ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ،۴/ ۳۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرط اول:

تمام شرائط سے مقدم اور جو پہلی شرط ہے وہ یہ کہ جو چیز چھپوانی ہے اس کی جنس،نوع ،مقداراورصفت کا بیان کرنا ضروری ہے۔

۱۔ مستصنع کی جنس کو بیان کیا جائے یعنی پریس مالک سے بک کا آرڈر دینے والا یہ بتائے کہ میں نے بک چھپوانی ہے، چونکہ پریس پر کتابوں کے علاوہ اور بھی بے شمار اشیاء کی پرنٹنگ کا معاملہ طے کیا جاتا ہے جب تک اسے یہ نہ بتایا جائے کہ میں نے اشتہار یاپینافلیکس ،رسید بک ،میزان الاوقات ،کتاب چھپوانی ہے اتنے تک عقد استصناع کا معاملہ طے کرنا درست نہیں ہے۔

۲۔ مستصنع کی نوع بیان کی جائے ،یعنی اگر جنس بیان کردی کہ بک چھپوانی ہے تو پھر بھی مکمل کام بیان نہیں ہوا، چونکہ اس امر میں جہالت باقی ہے کہ کتاب کونسی چھپوانی ہے بخاری شریف چھپوانی ہے یا مسلم شریف، دنیاء ہست وبود میں ان گنت کتابیں ہیں، جب تک جنس کے بعد قسم بیان نہیں ہوگی اتنے تک عقد استصناع منعقد نہیں ہوگا۔

۳۔ جب جنس اور قسم بیان کردی جائے تو پھر بھی معاملہ اپنے اختتام کو نہیں پہنچا بلکہ ایک اہم امر میں خفا باقی ہے، اسے بیان کرنا ضروری ہے، جس بک کا آرڈر لیا جارہا ہے اس کی مقدار متعین کی جائے کہ تعداد پانچ سو یا ایک ہزار، پانچ ہزار ہوگی، اگر جنس اور قسم بیان کی اور مقدار نہ بتائی تو عقد استصناع فاسد ہوگا، کیونکہ ابھی ایک اہم امر میں جہالت ہے جب تک اس جہالت کو دور نہیں کیا جائے گا اتنے تک معاملہ صحیح نہیں ہوگا۔

۴۔ سائی پر کسی سے کام کرانے میں ایک اہم بات جسے شرط اول کے ذیل میں بیان کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ''تیار کرائی جانے والی اشیاء کی صفت کو بیان کرنا''یعنی جب جنس ،نوع، مقدار بیان کردی گئیں تو باوجود اس کے بک پرنٹنگ کا معاملہ ابھی تک متعاقدین کے مابین شفاف نہیں ہوا بلکہ ابھی غبار باقی ہے اگر اس پردہ کو نہ ہٹایا گیا تو معاملہ شرعی لحاظ سے نادرست ہوگا، وہ باقی چیز جسے بیان کرنا ضروری ہے وہ ''بک کی صفت کو واضح کرنا ہے'' کہ جس بک کا آرڈر دیا جارہا ہے اس کا کس صفت سے متصف ہونا ضروری ہے چنانچہ بک کی صفت میں جتنے پہلو اہم اور قابل بیان ہوتے ہیں ان کو بیان کیا جائے صفت کے ذیل میں آنے والے کسی پہلو کو ترک کردیا تو پھر بک فائنل ہونے کے بعد! متعدد مفاسد جنم لیں گے ان مفاسد سے بچنے کے لئے شرع شریف نے یہ اصول وضع کیا ہے کہ آرڈر دینے کے ساتھ ہی ''مستصنع'' کی صفت بیان کردی جائے کہ ''بک کا سائز کونسا ہوگا، خط عربی یا نستعلیق یا دونوں مشترکہ تو پھر ان کا محل بیان کیا جائے عربی کہاں سلیکٹ کیا جائے گا اور نستعلیق کہاں ہوگا، فونٹ کا سائز، پیپر کی نوعیت، سرورق کا کلر، جلد پکی یا کچی ہوگی، تعداد صفحات'' اس حوالہ سے اگر مزید کوئی چیز رائج ہو تو اسے بیان کیا جائے۔

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّا شَرَائِطُ جَوَازِہٖ: فَمِنْهَا: بَیَانُ جِنْسِ الْمُسْتَصْنَعِ وَنَوْعِهٖ وَقَدْرِهٖ وَصِفَتِهٖ لِاَنَّهٗ مَبِیْعٌ فَلَا بُدَّ وَاَن یَّكُونَ مَعْلُومًا وَالْعِلْمُ اِنَّمَا یَحْصُلُ بِاَشْیَاءَ:

سائی پر اشیاء بنوانے کے جواز کی بعض شرائط یہ ہیں، بنائی جانے والی چیز کی جنس، قسم، مقدار اور صفت کو بیان کیا جائے کیونکہ ''مستصنع'' بھی مبیع ہے اور مبیع کا معلوم ہونا ضروری ہے اور علم (مذکورہ بالا چاروں اشیاء کے بیان کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(بدائع الصنائع: ۴/۴۴۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

بَیَانُ جِنْسِ الْمَصْنُوعِ وَنَوْعِہٖ وَقَدْرِہٖ وَصِفَتِہٖ: لِاَنَّہٗ مَبِیْعٌ، فَلَابُدَّ مِنْ اَن یَّکُونَ مَعْلُومًا، وَالْعِلْمُ یَحْصُلُ بِذٰلِکَ، فَاِذَا کَانَ اَحَدُ ھٰذِہِ الْعَنَاصِرِ مَجْھُولًا، فَسَدَ الْعَقْدُ، لِاَنَّ الْجَھَالَۃَ الْمُفْضِیَۃَ لِلْمُنَازَعَۃِ تُفْسِدُ الْعَقْدَ،

(پہلی شرط کے ذیل میں مندرجات کو بیان کرنا ضروری ہے) تیارکی جانے والی چیز کی جنس، نوع، مقدار اور صفت، کیونکہ مصنوع مبیع ہے اور مبیع کے لئے معلوم ہونا ضروری ہے، انہیں اشیاء سے علم حاصل ہوتا ہے، اور جب ان عناصر میں سے کوئی ایک عنصر نا معلوم ہو تو عقد فاسد ہوگا، کیونکہ جہالت مفضی الی النزاع مفسد للعقد ہوتی ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۴/۳۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرط دوم:

سائی پر جن اشیاء کے بنوانے کا جواز ہے، اس میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ چیز ایسی ہو جس میں تعامل الناس ہو، مستصنع کے جواز میں دراصل مجوز تعامل الناس ہے، حالانکہ قیاس اس کے جواز کا صاف انکار کرتا ہے،

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مِنْھَا اَن یَّکُونَ مَا لِلنَّاسِ فِیْہِ تَعَامُلٌ کَالْقَلَنْسُوَۃِ وَالْخُفِّ وَالْآنِیَۃِ وَنَحْوِھَا فَلَا یَجُوزُ فِیْمَا لَا تَعَامُلَ لَھُمْ فِیْہِ کَمَا اِذَا اَمَرَ حَائِکًا اَن یَّحُوکَ لَہٗ ثَوْبًا بِغَزْلِ نَفْسِہٖ وَنَحْوِ ذٰلِکَ مِمَّا لَمْ تَجْرِ عَادَاتُ النَّاسِ بِالتَّعَامُلِ فِیْہِ، لِاَنَّ جَوَازَہٗ مَعَ اَنَّ الْقِیَاسَ یَابَاہُ ثَبَتَ بِتَعَامُلِ النَّاسِ فَیَخْتَصُّ بِمَا لَھُمْ فِیْہِ تَعَامُلٌ وَیَبْقَی الْاَمْرُ فِیْمَا وَرَاءَ ذٰلِکَ مَوْکُولًا اِلَی الْقِیَاسِ.

(جوازِ عقد استصناع کی ایک شرط یہ ہے کہ آرڈر پر بنائی جانے والی اشیاء میں) تعامل ہو جیسے ٹوپی، موزہ اور برتن وغیرہ، جن اشیاء میں سائی کا تعامل نہ ہو ان میں جواز نہیں اس کی مثال ''جولاہے کو کہا جائے کہ وہ کپڑا بنے اور ''سوت'' بھی خود کاتے'' اور اس کی مثل وہ اشیاء جن کے بنوانے میں لوگوں کی عادات نہ ہوں، کیونکہ آرڈر پر اشیاء کے بنوانے کا جواز تعامل الناس سے ثابت ہے، باوجود اس کے کہ قیاس اس کا انکار کرتا ہے، لہٰذا جواز، ان اشیاء کے ساتھ مختص ہوگا جن میں تعامل ہے، (جن مصنوعات

میں تعامل نہیں ان اشیاء کا جواز اور عدم جواز) قیاس کی رو سے ہوگا۔
(بدائع الصنائع: ۴/۴۴۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)
علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:
اَن یَّکُونَ الْمَصْنُوعُ مِمَّایَجْرِیْ فِیْهِ تَعَامُلُ النَّاسِ
(عقد استصناع کے صحیح ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ) جو چیز آرڈر پر تیار کرانا مقصود ہے (وہ ایسی اشیاء سے ہو) جس میں تعامل الناس ہو۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۴/ ۳۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شرط سوم:

تیسری اور آخری شرط میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مصنوعات میں میعاد بیان نہ کی جائے، اگر مدت کی تحدید کی تو پھر عقد استصناع نہیں ہوگا بلکہ بیع سلم ہوگی اور اس کی شرائط کو مد نظر رکھنا ہوگا، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں میعاد متعین کرنے سے عقد استصناع ہوگا مگر اس میں شرط یہ ہے کہ جس چیز کا آرڈر دیا جارہا ہے اس میں تعامل ہو، اگر تعامل نہ ہو اور میعاد بھی متعین کردی تو تینوں ائمہ رحمھم اللہ کے نزدیک عقد سلم ہوگا۔
علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:
اَلَّایُذْکَرَفِیْهِ اَجَلٌ مُحَدَّدٌ: فَاِذَاذَکَرَالْمُتَعَاقِدَانِ اَجَلًامُعَیَّنًالِتَسْلِیْمِ الْمَصْنُوعِ ، فَسَدَ الْعَقْدُ وَانْقَلَبَ سَلَمًاعِنْدَاَبِیْ حَنِیْفَةَ،فَتُشْتَرَطُ فِیْهِ حِیْنَئِذٍ شُرُوطُ السَّلَمِ. وَالْمُرَادُبِالْاَجَلِ: شَهْرٌفَمَافَوْقَهٗ،فَاِنْ کَانَ اَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ، کَانَ اِسْتِصْنَاعًااِنْ جَرٰی فِیْهِ تَعَامُلٌ،اَوْکَانَ الْقَصْدُمِنَ الْاَجَلِ الْاِسْتِعْجَالَ بِلَا اِمْهَالٍ، کَاَنْ قَالَ: عَلٰی اَنْ تَفْرُغَ مِنْهُ غَدًااَوْبَعْدَ غَدٍ،فَاِنْ قَصَدَمِنَ الْاَجَلِ الْاِسْتِمْهَالَ وَالتَّاجِیْلَ،لَمْ یَصِحَّ اِسْتِصْنَاعًا،وَلَایَصِحُّ سَلَمًااِذَاکَانَ الْاَجَلُ دُوْنَ شَهْرٍ.
(عقد استصناع) میں میعاد متعین نہ کی جائے، صانع اور مستصنع اگر مصنوع کے سپرد کا وقت طے کرلیں تو عقد فاسد ہوجائے گا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سلم ہوجائے گی، پھر اس میں سلم کی شرائط کا لحاظ ضروری ہے اور ''اجل'' سے مراد مہینہ اور اس سے زائد میعاد ہے، اگر ایک ماہ سے میعاد کم ہوتو پھر استصناع ہوگا، بشرطیکہ اس میں تعامل ہو یا میعاد متعین کرنے سے مقصد جلدی ہو اور مہلت نہ

دیناہومثلاً کہتاہے کل یاپرسوں تک تجھے فارغ کردوں گا(تیرامال تیارہوگا)اگرمدت کی تحدید سے مہلت دینایامقررکرناہوتواستصناع صحیح نہیں،مدت ایک ماہ سے کم ہوتوسلم بھی صحیح نہیں ہوگی۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ،۴/ ۳۹۵،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

وَاِنَّمَاقَالَ بِغَيْرِاَجَلٍ لِاَنَّهُ لَوْضَرَبَ الْاَجَلَ فِيْمَافِيْهِ تعَامُلٌ يَصِيْرُسَلَمًاعِنْدَاَبِى حَنِيْفَةَ خِلَافًالَهُمَاوَلَوْضَرَبَهُ فِيْمَالَاتَعَامُلَ فِيْهِ يَصِيْرُسَلَمًابِالْاِتِّفَاقِ لَهُمَااَنَّ اللَّفْظَ حَقِيْقَةٌ لِلْاِسْتِصْنَاعِ فَيُحَافَظُ عَلٰى قَضِيَّتِهٖ وَيُحْمَلُ الْاَجَلُ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِخَلَافِ مَا لَاتَعَامُلَ فِيْهِ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِسْتِصْنَاعٌ فَاسِدٌ فَيُحْمَلُ عَلَى السَّلَمِ الصَّحِيْحِ وَلِاَبِى حَنِيْفَةَ اَنَّهُ دَيْنٌ يَحْتَمِلُ السَّلَمَ وَجَوَازُ السَّلَمِ بِاِجْمَاعٍ لَاشُبْهَةَ فِيْهِ وَفِى تَعَامُلِهِمِ الْاِسْتِصْنَاعُ نَوْعُ شُبْهَةٍ فَكَانَ الْحَمْلُ عَلَى السَّلَمِ اَوْلٰى واللہ اعلم.

اورانہوں نے کہاکہ''بغیراجل'' کیونکہ اگراس نے ان چیزوں میں میعادمتعین کردی جن میں تعامل ہے،توامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک''سلم''ہوجائے گی،صاحبین اس کے خلاف ہیں اورجن اشیاء میں تعامل نہیں اگران میں مدت طے کی توپھربالاتفاق''سلم''ہوجائے گی۔امام ابویوسف اورامام محمدرحمۃ اللہ علیھما کی دلیل یہ ہے کہ استصناع کاصیغہ حقیقتاًاستصناع کے لئے ہےاوراس کے مقتضیٰ کی حفاظت کرتے ہوئے میعادکوتعجیل پرمحمول کیاجائے گا،بخلاف ایسی اشیاء کے جن میں تعامل نہیں کیونکہ یہ استصناع فاسدہے،لہذااس کوسلم صحیح پرمحمول کیاجائے گا۔اورامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ وہ دین ہےاورسلم کااحتمال رکھتاہےاورسلم کے جوازمیں ایسااجماع ہےجس میں کوئی شبہ نہیں اور استصناع میں لوگوں کے تعامل میں ایک نوع شبہ ہے،لہذاسلم پرمحمول کرنااولی ہے،واللہ اعلم۔(ہدایہ:۱۰۶/۳،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ملک العلماءعلامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

هٰذَااِذَااسْتَصْنَعَ شَيْئًاوَلَمْ يَضْرِبْ لَهُ اَجَلًا،فَاَمَّااِذَاضَرَبَ لَهُ اَجَلًا فَاِنَّهُ يَنْقَلِبُ سَلَمًاعِنْدَاَبِى حَنِيْفَةَ فَلَا يَجُوْزُاِلَّابِشَرَائِطِ السَّلَمِ وَلَاخِيَارَلِوَاحِدٍمِّنْهُمَاكَمَا فِى السَّلَمِ ،وَعِنْدَهُمَاهُوَ عَلٰى حَالِهٖ اِسْتِصْنَاعٌ وَذِكْرُهُ الْاَجَلَ لِلتَّعْجِيْلِ،وَلَوْضَرَبَ الْاَجَلَ فِيْمَالَاتَعَامُلَ فِيْهِ يَنْقَلِبُ سَلَمًابِالْاِجْمَاعِ.

☆لاتجالس البغضاء والثقلاء والحسدۃ فانهم حمى الروح وهم رحل الكدروحمل الاحزان.☆

وَجهُ قَولِهِمَا :اَنَّ هٰذَاالِاستِصنَاعُ حَقِيقَةٌ فَلَو صَارَ سَلَمًااِنَّمَايَصِيرُ بِذِكرِهِ المُدَّةَ وَاَنَّهُ قَد يَكُونُ لِلِاستِعجَالِ كَمَا فِي الِاستِصنَاعِ فَلَا يَخرُجُ عَن كَونِهٖ اِستِصنَاعًامَعَ الِاحتِمَالِ. وَلِاَبِي حَنِيفَةَ :اَنَّ الاَجَلَ فِي البَيعِ مِنَ الخَصَائِصِ اللَّازِمَةِ لِلسَّلَمِ فَذِكرُهُ يَكُونُ ذِكرًالِلسَّلَمِ مَعنًى وَاِن لَّم يَذكُرهُ صَرِيحًا كَالكَفَالَةِ بِشَرطِ بَرَاءَةِ الاَصِيلِ اَنَّهَاحَوَالَةٌ مَعنًى،وَاِن لَّم يَاتِ بِلَفظِ الحَوَالَةِ.

وَقَولُهُ:ذِكرُالوَقتِ قَديَكُونُ لِلِاستِعجَالِ،قُلنَا:لَوحُمِلَ عَلٰى الِاستِعجَالِ لَم يَكُن مُفِيدًالِاَنَّ التَّعجِيلَ غَيرُلَازِمٍ،وَلَوحُمِلَ عَلٰى حَقِيقَةِ التَّاجِيلِ لَكَانَ مُفِيدًا لِاَنَّهُ لَازِمٌ فَكَانَ الحَمَلُ عَلَيهِ اَولٰى

یہ اس وقت ہے جب مستصنع نے آرڈر دیا اور میعاد بیان نہ کی اور جب مدت متعین کر دی تو پھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سلم ہوجائے گی ،اس میں سلم کی شرائط کوملحوظ رکھنا ضروری ہے اور کسی ایک کے لئے خیار بھی نہیں جیسا کہ سلم میں،امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک (میعاد طے کرنے کے باوجود)استصناع اپنے حال پر ہے اور میعاد کا طے کرنا جلدی (کے معنی میں)ہے،جن اشیاء میں تعامل نہیں ان کے آرڈر میں اگر میعاد بیان کی تو پھر بالاتفاق سلم ہوگی۔امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی دلیل یہ ہے۔''یہ عقد! حقیقتاً استصناع ہے اور سلم فقط مدت کے ذکر سے ہورہا ہے ،مدت کا کبھی کبھی ذکر جلدی کے لئے بھی ہوتا ہے جیسا کے استصناع میں،لہذا محض احتمال کی بناپر استصناع کو(اپنے معنی سے)نہ نکالا جائے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے''بیع میں میعاد کا ذکر سلم کے خصائص لازمہ سے ہے لہذا اگر صراحتاً اس کا ذکر نہیں کیا تو معنوی اعتبار سے اس کا ذکر ہوگیا ہے جیسا کہ اصل سے برأت کی شرط کے ساتھ کفالت کرنا معنوی لحاظ سے حوالہ ہے اگر چہ حوالہ کا لفظ نہیں لایا۔اور ان کے اس قول کا جواب کہ میعاد کا ذکر کرنا کبھی جلدی کے لئے ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں''اگر اسے استعجال پر محمول کیا جائے تو غیر مفید ہوگا کیونکہ جلدی ادا کرنا غیر لازم ہے ہاں اسے اگر تاجیل کے (معنیٰ)حقیقی پر محمول کیا جائے تو مفید ہوگا چونکہ وہ لازم ہے اور اس پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔ (بدائع الصنائع:۴/۴۴۴،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆حافظ علی تکبیرة الاحرام جماعة واکثر المکث فی المسجد وعود نفسك المبادرة للصلاة التهجد السرور.☆

پیپر اور جلد میں صرف ہونے والا مٹیریل کس کے ذمہ ہوگا؟

سائی (یعنی عقد استصناع) کی صورت میں بک چھپوانی ہوتو خام مال پرنٹنگ پریس کے مالک/اس کے وکیل کے ذمہ ہوگا، بک کا آرڈر دینے والے پر پیپر، گتا اور دیگر صرف ہونے والا مٹیریل نہیں ہوگا، اگر یہ اشیاء مرتب/مصنف کے کندھے پر ڈال دی جائیں تو سرے سے عقد استصناع نہیں ہوگا بلکہ عقد اجارہ ہوگا۔

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَتَكُونُ الْعَيْنُ اَوْمَادَةُ الصَّنْعَةِ وَالْعَمَلِ مِنَ الصَّانِعِ فَاِذَاكَانَتِ الْعَيْنُ مِنَ الْمُسْتَصْنِعِ لَامِنَ الصَّانِعِ فَاِنَّ الْعَقْدَيَكُونُ اِجَارَةً لَااِسْتِصْنَاعًا

خام مال اور عمل میکر کی طرف سے ہوگا، اگر مٹیریل آرڈر دینے والے کی طرف سے ہوتو اجارہ ہوگا، استصناع نہیں ہوگا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۴/۳۹۱، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ) (جاری۔۔۔۔)

اردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر عبدالعزیز خان (عزیز احسن) صاحب کا

ایک تحقیقی مقالہ

علماء ومشائخ، نعت گوشعراء، ثناخوان مصطفیٰ، محافل نعت کے منتظمین اور نقیبان محافل، کے لئے جس کا مطالعہ انتہائی اہم اور مفید ہے۔

شائع کردہ: نعت ریسرچ سینٹر B-396 بلاک ۱۴ گلستان جوہر کراچی

☆ایاک والذنوب فانہا مصدر الھموم والا حزان وھیی سبب النکبات وباب المصائب والازمات۔☆